Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Colored Tajweedi Mus'hafs in the Modern Era: A Study of Script, Tajweed, Color Usage, Beliefs, and Impacts

دورِ جدید کے تجویدی مصاحف: کتابت، تجوید، رنگوں کا استعمال اور اثرات کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Dr. Qaria Nasreen Akhtar (Corresponding Author)

Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan. qarianasreen@bzu.edu.pk

Citation

Akhtar, Dr. Qaria Nasreen. " Colored Tajweedi Mus'hafs in the Modern Era: A Study of Script, Tajweed, Color Usage, Beliefs, and Impacts." *Al-Marjān Research Journal*, 3, no.2 (April–June 2025): 104–125.

Submission Timeline

Received: Feb 20, 2025
Revised: Mar 04, 2025
Accepted: Mar 23, 2025
Published Online: April 13, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Colored Tajweedi Mus'hafs in the Modern Era: A Study of Script, Tajweed, Color Usage, Beliefs, and Impacts

دورِ جدید کے تجویدی مصاحف: کتابت، تجوید، رنگوں کا استعمال اور اثرات کا تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر قاریہ نسرین اختر☆

Abstract

The Holy Quran, the final divine revelation sent to Prophet Muhammad (PBUH), serves as a complete guide for humanity. Initially written on materials like leather, palm leaves, stones, and bones during the Prophetic era, the Quran lacked diacritical marks and dots. To facilitate accurate recitation, Abu al-Aswad al-Du'ali (d. 69 AH) introduced red ink for dots, marking the beginning of color usage in Quranic manuscripts. Over time, handwritten copies incorporated more colors, and with the advent of modern printing, colored Tajweedi Mus'hafs have become prevalent. These Mus'hafs use multiple colors to highlight Tajweed rules, aiming to enhance learning and engagement, particularly in Pakistan and other Muslim countries. This study explores the historical evolution of Quranic script, the development of Tajweedi Mus'hafs, and the role of colors in codifying Tajweed rules. It examines the contributions of Andalusian and Moroccan scholars, the theological perspectives on color usage, and the contemporary application in Muslim countries. While colored Mus'hafs aid students by visually distinguishing Tajweed rules, they also pose challenges, such as confusion due to varying color schemes across editions. The study highlights both positive impacts, like improved memorization and pronunciation, and secondary effects, such as potential over-reliance on visual aids. By analyzing these aspects, this research underscores the significance of colored Tajweedi Mus'hafs as a scholarly contribution to Quranic education while addressing associated complexities.

Keywords: Tajweedi Mus'hafs, Color Usage, Quranic Script, Tajweed Rules, Educational Impacts

تعارف موضوع

قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب، بنی نوع انسان کے لیے رہنمائی کا مکمل دستور ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں اس کی کتابت کا آغاز ہوا، جب آیات چمڑے، کھجور کے پتوں، پتھروں اور ہڈیوں پر لکھی جاتی تھیں۔ ابتدائی مصاحف بغیر نقاط و اعراب کے تھے۔ بعد میں، ابو الاسود الدؤلیؒ نے سرخ روشنائی سے نقاط متعارف کروائے، جو رنگوں کے استعمال کی ابتداء تھی۔ وقت کے ساتھ قلمی نسخوں میں رنگوں کا استعمال بڑھا، اور جدید مشینی طباعت نے رنگین تجویدی مصاحف کو عام کیا۔ یہ مصاحف تجوید کے قواعد کو واضح کرنے کے لیے مختلف رنگوں کا استعمال کرتے ہیں، جو طلباء کی دلچسپی اور سیکھنے کے عمل کو بڑھاتے ہیں۔ پاکستان سمیت مسلم ممالک میں ان کی طباعت وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔ زیر نظر مقالہ قرآن کریم کی کتابت، تجویدی مصاحف، رنگوں کے استعمال کی تاریخ، عقائد، اور عصری تناظر کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ اندلس و مراکش کے علماء کے

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، پاکستان۔

کردار، رنگوں کے استعمال سے پیدا ہونے والے حالات، اور طلباء پر مثبت و ضمنی اثرات کا تجزیہ کرتا ہے۔ مختلف رنگوں کے استعمال سے تجوید سیکھنے میں التباس کے مسائل بھی زیر بحث آئیں گے۔

مبحث اول: قرآن کریم کی کتابت اور مصاحف کا تاریخی پس منظر

یہ مبحث قرآن کریم کی کتابت کے تاریخی ارتقاء اور مصاحف کی تدوین کے مراحل کا جائزہ لیتا ہے۔ اس میں لفظ "مصحف" کی لغوی و اصطلاحی تعریف، قرآنی کتابت کا آغاز، عہد نبوی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے دور میں استعمال ہونے والے طریقہ کار، اور نقاط و اعراب کے اضافے کے ساتھ رنگوں کے ابتدائی استعمال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ جائزہ قرآن کریم کے تحفظ، اس کی ترسیل، اور اس کے معیاری نسخوں کی تشکیل کے عمل کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

1. مصحف کی تعریف

لفظ "مصحف" کا مادہ **ص-ح-ف** ہے، جو صفحات یا اوراق کے معنی رکھتا ہے۔ لغوی طور پر، مصحف ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں متعدد رسائل یا اوراق جمع ہوں۔ اس کی جمع **مصاحف** ہے، جبکہ **صحیفہ** (ایک صفحہ) کی جمع **صحف یا صحائف** ہے۔ لسانی اعتبار سے، "مصحف" صیغہ **اسم مفعول** (مفعل) ہے، جو منتشر اوراق کو یکجا کرنے کے عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن مجید پر لفظ "مصحف" کا اطلاق اس لیے ہوا کہ یہ عہد نبوی ﷺ میں لکھی گئی آیات کے اوراق کو دو جلدوں کے درمیان جمع کرنے سے وجود میں آیا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ (م 911ھ) اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن (ج 1، ص 205) میں لکھتے ہیں کہ:-

> حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں جب قرآن مجید کا باقاعدہ نسخہ مرتب کیا گیا، تو اس کے نام کے تعین کے لیے مختلف آراء پیش کی گئیں۔ بعض نے تجویز دی کہ اسے سفر (کتاب) کہا جائے، مگر یہ نام یہود کی تورات کے حصوں سے منسوب ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یا سالم مولیٰ حذیفہؓ نے بتایا کہ انہوں نے حبشہ میں ایسی کتاب کو "مصحف" کہتے سنا۔ یہ نام پسند کیا گیا اور اتفاق رائے سے اختیار کر لیا گیا۔[1]

ابن منظور (م 711ھ) اپنی لغت لسان العرب (ج 3، ص 395) میں لکھتے ہیں:-

> الصفح الجنب وصفح الإنسان جنبه وصفح كل شيء جانبه،[2]

یعنی "صفح" ایک جانب یا پہلو کو کہتے ہیں، جیسے انسان کا پہلو یا کسی چیز کی ایک سمت۔

قرآن کریم میں یہ مادہ لکھی ہوئی کتاب کے معنی میں استعمال ہوا، جیسا کہ سورۃ الاعلیٰ (87:18-19) میں ارشاد ہے:

> إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ،[3]

---

[1] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn Ḥāfiẓ (d. 911 AH). *Al-Itqān fī ʻUlūm al-Qur'ān*. Beirut: Mu'assasat al-Risālah Nāshirūn, n.d., 1:205.

[2] Ibn Manẓūr, Jamāl al-Dīn Muḥammad ibn Mukarram (d. 711 AH). *Lisān al-ʻArab*. Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH, 3:395.

[3] Al-Aʻlā 87:18–19.

یہ بات تمام پہلے صحیفوں میں موجود ہے، ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں میں۔

خلاصہ یہ کہ مصحف سے مراد وہ اوراق ہیں جن پر قرآن کریم کے الفاظ انسانی ہاتھوں سے لکھ کر محفوظ کیے گئے ہوں۔ اس طرح کتابت قرآن کریم کی ایک عظیم خدمت ہے۔

2. قرآن مجید کی کتابت کا آغاز

قرآن کریم کی کتابت کا آغاز عہد نبوی ﷺ میں ہی ہوا۔ جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی، نبی کریم ﷺ اسے صحابہ کرامؓ کو سناتے اور اسے لکھوانے کی ہدایت فرماتے۔ یہ عمل قرآن کے زبانی اور تحریری تحفظ کو یقینی بناتا تھا۔ حضرت زید بن ثابتؓ جیسے کاتبین اس عمل میں کلیدی کردار ادا کرتے تھے۔ آیات کو فوری طور پر لکھنے کا یہ طریقہ قرآن کریم کی الہامی حیثیت اور اس کی درست ترسیل کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔[4]

3. عہد نبوی ﷺ اور صحابہ کے دور میں کتابت کا طریقہ

عہد نبوی ﷺ اور صحابہ کے دور میں کاغذ کی عدم دستیابی کے باعث قرآن کریم مختلف اشیاء پر لکھا جاتا تھا، جن میں چمڑہ، کھجور کے پتے، پتھر، اور جانوروں کی ہڈیاں شامل تھیں۔ اس دور میں مصاحف بغیر نقاط اور اعراب کے تھے، کیونکہ عربی رسم الخط اس وقت سادہ شکل میں تھا۔ صحابہ کرامؓ زبانی روایت اور حفظ کے ذریعے قرآن کی حفاظت کرتے تھے، جبکہ تحریری نسخے ثانوی ذریعہ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ یہ طریقہ کار اس وقت کے محدود وسائل کے باوجود قرآن کے تحفظ کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔[5]

4. نقاط و اعراب کا اضافہ اور ابتدائی رنگوں کا استعمال

ابتدائی مصاحف میں نقاط اور اعراب (حرکات، سکنات، تشدید وغیرہ) کا فقدان تھا، جس کی وجہ سے غیر عرب قارئین کے لیے تلاوت میں دشواری پیش آتی تھی۔ اس مسئلے کے حل کے لیے، ابو الاسود الدؤلیؒ (م 69ھ) نے سب سے پہلے سرخ روشنائی سے نقاط متعارف کروائے، جو قرآنی کتابت میں رنگوں کے استعمال کی ابتداء تھی۔ المحکم فی علم النقط المصاحف (ص 8) میں ابو عمرو الدانیؒ (م 444ھ) اس کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ نقاط قرآن کی درست ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم پیش رفت ثابت ہوئے۔ وقت کے ساتھ، قلمی نسخوں میں دیگر رنگوں کا استعمال بھی بڑھا، اور جدید دور کی مشینی طباعت نے رنگین مصاحف کو عام کر دیا۔[6]

یہ مبحث قرآن کریم کی کتابت اور مصاحف کے تاریخی ارتقاء کو سمجھنے کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ لفظ "مصحف" کی لغوی اور اصطلاحی تشریح سے لے کر عہد نبوی ﷺ، صدیقی، اور عثمانی میں اس کی تدوین تک، ہر مرحلہ قرآن کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ نقاط واعراب کے اضافے اور رنگوں کے ابتدائی استعمال نے قرآن کی تلاوت کو غیر عرب قارئین کے لیے سہل بنایا۔ تجویدی مصاحف جدید دور میں تعلیم قرآن کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر ابھرے ہیں، جو بصری علامات اور رنگوں کے ذریعے قواعد تجوید کو سکھاتے ہیں۔ تاہم، مختلف رنگوں کے استعمال سے بعض اوقات التباس بھی پیدا ہوتا ہے، جس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

---

[4] Ibn al-Jazarī, *Al-Muqaddimah al-Jazarīyah*, 57.

[5] ‘Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī. ‘*Ulūm al-Qur’ān*. Karachi: Maktabah Dār al-‘Ulūm, 1415 AH, 147.

[6] Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Al-Muḥkam fī ‘Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*. N.p.: n.p., n.d., 426.

مبحث دوم: تجویدی مصاحف اور علم تجوید

1. تجویدی مصحف کی تعریف

تجویدی مصحف سے مراد وہ مصحف ہے جس میں تلاوت کی سہولت کے لیے تجویدی قواعد کو علامات یا رنگوں کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہو۔ تجوید، جو قرآن کریم کی درست ادائیگی کا علم ہے، میں تلفظ، اعراب، حرکات و سکنات، وقف و ابتداء، مد ولین، تشدید، غنہ، اخفاء، اظہار، ادغام، اور اقلاب جیسے قواعد شامل ہیں۔ دورِ جدید میں مطبوعہ قرآن پاک پڑھنے والے عام افراد ان قواعد کو علامات اور رنگوں کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ گویا کہ یہ مصاحف ایک خاموش استاد کا کردار ادا کرتے ہیں، جو قاری کو تجوید کے قواعد سے آگاہ کرتا ہے۔[7]

ابن الجزریؒ (م 833ھ) اپنی المقدمۃ الجزریۃ (ص 3) میں تجوید کی اہمیت پر زور دیتے ہیں، جبکہ مفتی محمد تقی عثمانی علوم القرآن (ص 147) میں لکھتے ہیں کہ تجویدی علامات قاری کی رہنمائی کے لیے ناگزیر ہیں۔ جدید رنگین تجویدی مصاحف، جیسے کہ دارالسلام لاہور کا نمونہ مصحف، مختلف رنگوں کا استعمال کرتے ہیں تاکہ قواعد تجوید کو بصری طور پر واضح کیا جا سکے، جو خاص طور پر طلباء کے لیے مفید ہے۔

2. علم تجوید و علم قراءات

قرآن کی تلاوت کے متعلق دو علوم ہیں ایک علم تجوید اور دوسرا علم قراءات ہے۔

i. علم تجوید

قرآن حکیم کے حروف کو درست مخارج مع جمیع صفاتِ لازمہ وعارضہ کے بسہولت اداء کرنے کو علم تجوید کہتے ہیں۔ علم تجوید کے دو بنیادی شعبے ہیں: مخارج اور صفات۔ مخرج سے مراد حلق، زبان، ہونٹوں کے وہ مقامات جہاں سے حروف قرآنیہ نکلتے ہیں۔ صفات سے مراد وہ کیفیات ہیں جن کا تعلق حرف کی سختی، نرمی، تفخیم و ترقیق وغیرہ سے ہے جو حروف کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتی ہیں۔ ورنہ حرف دوسرے حرف سے بدل جائے گا، یا ناقص ادا ہوگا۔ جیسے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جائے جیسے [اَلْحَمْدُ] کی جگہ [اَلْهَمْدُ] پڑھ دیا، [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ] کے معنی ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور [اَلْهَمْدُ لِلّٰهِ] کے معنی ہیں فوت ہونا اللہ ہی کے لیے ثابت ہے (معاذ اللہ)۔ اسی طرح ثا کی جگہ س پڑھ دیا جیسے [اِثْمٌ] کے معنی ہیں گناہ اور [اِسْمٌ] کے معنی ہیں نام۔ اسی طرح لهب وتب میں وقف کرتے ہوئے باء میں قلقلہ اور تشدید کا لحاظ نہ رکھا تو ادائیگی ناقص ہو جائے گی۔

چنانچہ اس علم کے دو پہلو ہیں: ایک علمی اور دوسرا عملی۔ تجوید کی معلومات حاصل کر لینا علم ہے اور ان کا عملی اطلاق سیکھ لینا فن اداء ہے۔ تمام حروفِ قرآنیہ کی درست ادائیگی کے لیے علم تجوید اساس ہے۔ جبکہ علم قراءات کا تعلق قرآن مجید کی مختلف لغات ولہجات عرب سے ہے۔ اس لحاظ سے علم تجوید ایسے قواعد کلیہ ہیں جو قراءات کے لیے ابتداء اور اساس کا درجہ رکھتے ہیں علم قراءات قرآن کی تعلیم میں دوسرا مرحلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قواعد تجوید کی روشنی میں کم از کم اتنا قرآن مجید سیکھا جائے جس سے نماز درست ہو جائے، فرض عین ہے۔

چنانچہ علامہ ابن الجزریؒ (م ۸۳۳ھ) فرماتے ہیں:

---

[7] Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn. *Al-Muqaddimah al-Jazarīyah*. Lahore: Qur'ānat Academy Urdu Bazar, n.d., 20.

{والأخذ بالتجوید حتم لازم من لم یجود القرآن آثم}۔ [8]

"تجوید کا حاصل کرنا حتمی اور لازم ہے جو تجوید سے قرآن نہیں پڑھے گا گناہگار ہے"۔

ii. علم قراءات

قرآن مجید عمومی طور پر لغت قریش میں نازل ہوا۔ لیکن اس میں ایسے کلمات بھی ہیں جو عربوں کے دوسرے قبائل یا لغات سے لیے گئے ہیں۔ یہ کلمات دوسرے قبائل میں معروف تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان قبائل کی رعایت اور ان کے ہاں استعمال ہونے والے کلمات کی فصاحت وبلاغت اور جامعیت کے لحاظ سے قرآن حکیم میں ان کو بھی شامل فرمایا ہے۔ جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو عرب قبائل کے کچھ ایسے لہجات جن کی ادائیگی مسلمہ تھی جیسے ایک حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کرنا، امالہ کرنا، ضمیر اضافت میں فتحہ وسکون پڑھنا وغیرہ۔ اسی طرح جو حروف اداء کے اعتبار سے آسان سمجھے جاتے تھے ان میں تلاوت کی اجازت دی گئی۔ اور جن حروف کو عمر رسیدہ افراد ادا کرنے سے قاصر تھے جیسے "حا" کی جگہ "عین" پڑھنا جس کا تعلق تبدیلی حرف کے ساتھ تھا ان کی بھی رعایت دی گئی۔ ان لغات کو اہل لغت نے بعد میں مستقل تصانیف میں جمع کر دیا۔ قرآن مجید کی ادائی کیفیات اور اس کے مختلف طریقوں اور لہجات کے علم کو علمِ قراءات کہتے ہیں۔ علم قراءات کا حصول اور فہم اختیاری ہے لازم نہیں ہے۔ [9]

3. بالواسطہ تعلیم قرآن مجید

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت سیکھنے والا شاگرد استاد کے سامنے بیٹھ کر سیکھنے کے بجائے۔ اساتذہ کرام کی وضع کردہ علاماتِ اعراب وعلامات تجوید کے ذریعے قرآن مجید کی تلاوت سیکھے۔ قرآن مجید کا اصل متن تین شکلوں میں موجود ہے:

i. **محفوظ فی الصدور:** یعنی صوتی حفاظت جو قراء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے۔

ii. **مکتوب فی السطور:** یعنی کتابی حفاظت جو مصاحف میں لکھا ہوا متن قرآن حکیم ہے۔

iii. **محفوظ صوتی / جمع صوتی:** یعنی قرآنی تلاوت جو کسی الیکٹرانک ڈیوائس میں محفوظ کی گئی ہو۔

عہدِ نبوی ﷺ، عہدِ صدیقیؓ اور عہدِ عثمانیؓ میں جو قرآن مجید لکھے گئے تھے ان کی کتابت میں صرف الفاظ لکھے جاتے تھے نقاط اور اعراب وغیرہ نہیں لگائے جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ (م ۴۰ھ) کے شاگردِ رشید حضرت ابوالاسود الدولیؒ (م ۶۹ھ) نے سرخ اعرابی نقطے ایجاد کیے تو تجویدی رنگوں کے استعمال کا آغاز ہوا۔ اسی طرح علم قراءات کے مشہور امام نافعؒ (م ۱۶۹ھ) اور امام مالک بن انسؒ (م ۱۷۹) کے زمانہ میں مدینہ منورہ کے لوگ قرآن مجید کی کتابت تین رنگوں کالے، سرخ اور پیلے سے کیا کرتے تھے۔ [10] بعد میں یہ رنگوں کا استعمال بہت سے قلمی نسخوں میں ایک

---

[8] Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn (d. 833 AH). *Al-Muqaddimah al-Jazarīyah*. Lahore: Qur'ānat Academy Urdu Bazar, n.d., 3.

[9] 'Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī. *'Ulūm al-Qur'ān*. Karachi: Maktabah Dār al-'Ulūm, 1415 AH, 147.

[10] Al-Dānī, Abū 'Amr 'Uthmān ibn Sa'īd (d. 444 AH). *Al-Muḥkam fī 'Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*. N.p.: n.p., n.d., 8.

طویل عرصہ تک جاری رہا۔ لیکن مشینی طباعت کے ابتدائی دور میں رنگوں کا استعمال مشکل ہو جانے کی وجہ سے متروک ہو گیا۔ البتہ جب رنگین طباعت آسان ہو گئی تو پھر دوبارہ سے قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا استعمال مروج ہو چکا ہے۔

4. مصاحف اور ان کی مختلف اقسام

قرآن کی تعلیم کے دو میدان ہیں (۱) الفاظِ قرآن یعنی تلاوت قرآن کی تعلیم (۲) معانی قرآن یعنی فہم و تدبر قرآن کی تعلیم۔ مذکورہ تمام وسائل تدریس کی ان دونوں میدانوں یا مراحل میں اپنی اپنی اہمیت اور افادیت ہے، جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ جہاں ان وسائل اور ذرائع کے تدریسی فوائد ہیں وہاں ان کے تدریسی نقصانات اور پیچیدگیاں بھی وقتاً فوقتاً مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں۔ لہٰذا اس مقالہ کا مقصد قرآنی تعلیم کے مروجہ ان تمام وسائل کا ایک تجزیاتی مطالعہ کرنا، جس سے ان وسائل کی افادیت کو مزید بہتر بنانے کی راہ تلاش کی جا سکے اور نقصانات اور پیچیدگیوں کا سدباب اور حل کرنے کے طریقہ کار کو زیر بحث لایا جا سکے۔ مطبوعہ مصاحف میں عہدِ نبوی ﷺ سے لے کر موجودہ زمانہ تک کے تمام مصاحف کا ارتقائی سفر شامل ہے۔ یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ اور عہدِ صحابہ کرامؓ کے مصاحف نقاط اور اعراب سے بالکل خالی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عہدِ عثمانیؓ میں جب مصاحف عثمانیہ تیار کر کے مختلف علاقوں میں بھیجے گئے تو ان کے ساتھ ایک ایک معلم بھی بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اس مصحف کی تعلیم دے۔ کیونکہ صرف مصحف کو دیکھ کر تو کوئی غیر حافظ اس کا تلفظ معلوم نہیں کر سکتا تھا۔[11]

مبحث سوم: رنگین تجویدی مصاحف کا تصور اور ارتقاء

1. رنگین تجویدی مصاحف

موجودہ دور میں رنگین تجویدی مصاحف کا رواج کافی تیزی سے بڑھا ہے۔ بالخصوص حفظ کے مدارس اور سکول کے طلبہ میں اس کے رجحان میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح کے رنگین تجویدی مصاحف میں تجوید کے مختلف قواعد کو رنگوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

2. رنگوں کا تعارف

دنیا رنگوں کا حسین امتزاج ہے۔ انسان خود قدرتی حسن کو پسند کرتا ہے اور فطرت کے رنگوں میں گم ہو جاتا ہے۔ دین اسلام فطرت کی بنیاد پر ہے اور اللہ کو بھی فطرت سے محبت قرآن کے ذریعے نظر آتی ہے۔ آسمان کا نیلا اور سفید رنگ انسان کی آنکھوں کو سکون اور سوچ کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔ درختوں اور پھلوں میں لطیف کشش محسوس ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

[إِنَّ اللهَ جَمِيْلٌ، يُحِبُّ الْجَمَالَ][12]

"بے شک اللہ خوبصورت ہے، خوبصورتی کو پسند کرتا ہے"۔

اسی طرح انسان کی رنگوں سے وابستگی اسے خالق کائنات کے قریب کر دیتی ہے۔ انسان عمر کے کسی بھی حصے میں ہو نہ صرف رنگوں کے امتزاج کی طرف متوجہ رہتا ہے بلکہ وہ خود بھی ان رنگوں کو اپنے ہاتھوں سے استعمال کرتے ہوئے ایک خوشی محسوس کرتا ہے۔ یوں تو رنگوں کی ان گنت اقسام ہیں لیکن بنیادی طور پر صرف چار (سرخ، زرد، نیلا اور سبز) ہیں۔ یہ رنگ قدرتی اور فطری ہیں، کسی اور رنگ سے وجود میں نہیں آتے۔ یہ

---

[11] Al-Dānī, *Al-Muḥkam fī ʻIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 12.

[12] Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj (d. 261 AH). *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-ʻIlmīyah, 1330 AH, Kitāb al-Īmān, Bāb Taḥrīm al-Kibr, Ḥadīth 693.

چاروں رنگ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان رنگوں کو آپس میں ملانے سے دوسرے رنگ تخلیق ہوتے ہیں۔ ان تخلیق کردہ رنگوں کو ثانوی رنگ کہا جاتا ہے۔ کچھ رنگوں کا استعمال کرتے وقت ان کے اثرات ذہن میں رکھنا لازمی ہے۔ ہلکے رنگوں سے روشنی، کشادگی، تازگی اور فرحت کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گہرے رنگ طبیعت پر گرانی کا احساس چھوڑ جاتے ہیں۔ اس لیے شبینہ بلب کا رنگ عام طور پر ہلکا نیلا منتخب کیا جاتا ہے۔ عمارتوں، اداروں اور گھروں میں عموماً سفید، آف وائٹ، نیلا، سلیٹی زیادہ منتخب کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان سے ذہن پر کشادگی اور روشنی کا احساس ہو جاتا ہے۔ یوں تو تیز، ہلکے، پر سکون اور بھدے سب ہی رنگ انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی پوری کائنات میں حاکمیت اور ملوکیت ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے جس کی تخلیق کردہ مخلوق کے بارے میں ہر ذی عقل اور باشعور فرد سوچنے پر مجبور ہے کہ رنگ اللہ کے بھیدوں کا راز ہے، واضح اور معجزاتی آیات میں بھی رنگوں کی تخلیق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے مصور ہونے کی نشاندہی واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان رنگوں میں بھی حکمرانی ہے کہ ان میں آرائش وخوبصورتی کی خصوصیات پیدا کر دیں ہر مشاہدہ کرنے والے کو سہولیات فراہم کر دیں۔ انہیں وضاحت اور بیان کرنے کی خصوصیات سے نوازا۔ ان رنگوں سے مسائل کا حل بھی تلاش کرنے کی صحیح آگاہی کی راہ ہموار کی۔ قرآن مجید کی متعدد آیات میں رنگوں کا ذکر ہے جس میں لوگوں، جانوروں، پودوں اور بے جان چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے دلائل اور بین آیات سے واضح کیا ہے۔ ان کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لیے برکات اور احکامات کی بھی نشاندہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال قرآن کریم میں بیان کی ہے:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾﴾[13]

”اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان وزمین کی خلقت اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف بھی ہے کہ اس میں صاحبانِ علم کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں“۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَاۗبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾﴾[14]

”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ راستے بنائے اور بعض بالکل سیاہ رنگ تھے اور انسانوں اور چوپایوں اور جانوروں میں بھی مختلف رنگ کی مخلوقات پائی جاتی ہیں لیکن اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں صرف صاحبانِ معرفت ہیں بیشک اللہ صاحبِ عزّت اور بہت بخشنے والا ہے“۔

[13] Al-Rūm 30:22.

[14] Fāṭir 35:27–28.

جیسا کہ آیات سے واضح ہے کہ قرآن حکیم میں رنگوں کا تذکرہ اللہ رب العزت نے پھلوں، پہاڑوں، انسانوں، چوپایوں اور پرندوں میں مختلف رنگوں کا ذکر کیا ہے۔ گویا رنگ کے رجحان کو قدیم اور جدید دور میں بہت سے مسلمان علماء اور ماہرین تعلیم کی توجہ حاصل رہی ہے۔ انہوں نے کوشش کر کے ان رنگوں کو مختلف مقاصد اور اہداف کے لیے تنوع اور دلچسپی کے شعبے قائم کیے۔ ان ماہرین کا کام رنگوں کے راز، فوائد، معانی میں استعمال علامات کے لیے رنگوں کا مقرر کرنا، ان کے اسباب اور مقاصد کو دریافت کرنا تھا۔ خاص طور پر رنگوں کا بصارت پر اس کا استعمال اور اس کے اثرات کیا ہیں؟ اس کے لیے بھی درجہ بندی کی گئی ہے۔ جیسا کہ ابن حزم الاندلسی (م ۴۵۶ھ) نے اپنی کتاب "رسالۃ الألوان" میں بیان کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ "احکام فقہ کے محققین نے مختلف شعبوں میں رنگ کو احکامات ثبوت اور امارت کے طور پر بیان کیا تو کچھ عصری محققین نے مختلف فقہ سے اسلامی فقہ میں رنگوں کے احکام کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی اور سخت محنت سے انہوں نے اس کا مطالعہ کرنے کے لیے اہتمام کیا۔ ان کی یہ کوشش اسلامی شریعت کی عظمت، جامعیت کو اجاگر کرنے میں قابل تحسین ہے"۔[15]

مقالہ ہذا میں بھی قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا استعمال ہے۔ جیسا کہ ابوالاسود الدولیؒ کے زمانہ سے ہی رنگین نقاط پر کام کی ابتداء ہوئی۔ خاص طور پر مراکش اور اندلس کے علماء میں نظم وضبط قرآن میں رنگوں کے استعمال میں کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن رنگوں کا استعمال بہت کم سطح پر استعمال کیا گیا۔ تاہم اس مطالعہ کا اصل موضوع تجویدی مصاحف میں رنگوں کا استعمال ہے۔ رنگین مصاحف کے رجحان کے ساتھ ہی رنگوں کا استعمال ہونے لگا اور قرآن مجید کی کتابت میں ابتدائی زمانے سے ہی مختلف انداز سے اس پر محنت ہونے لگی۔ اس کام کی ابتداء خاص طور پر اندلس اور مراکش میں کی گئی کہ یہ رنگ مشکلات کو حل کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تاکہ اعراب ونقاط واضح ہوسکیں۔ بعد میں الخلیل کے دور میں ایک ہی روشنائی استعمال کی گئی ہے اور زائد رنگوں سے اجتناب کیا گیا۔ دور جدید میں دبئی، ترکی، مراکش، اندلس کے مصاحف میں صرف اسماء الحسنیٰ کو سرخ رنگ سے لکھا گیا ہے جبکہ دور جدید میں پاکستان سمیت ان تمام مسلم ممالک میں لوگوں کی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے رنگین تجویدی مصاحف کی وسیع پیمانے پر طباعت ہونے لگی۔ رنگین تجویدی مصاحف میں اب ایک رنگ کی بجائے کئی رنگوں کا استعمال ہورہا ہے۔ لوگوں کو یہ یقین دہانی کرائی جارہی ہے کہ رنگین مصاحف میں تجویدی قواعد کو رنگوں سے پڑھنا علمی خدمت ہے۔ عصر جدید میں ثقافت اسلام میں ایک نیا ورثہ پیدا ہوا اور کہا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی خدمت میں جدید تکنیک کا یہ حسن استعمال ہے جو سب کے لیے معاون ثابت ہوگا اور اس تکنیک کو ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔

صحابہ کے دور میں قرآن کریم بغیر اعراب ونقاط کے تھا۔ بعد میں لوگوں کی آسانی کے لیے نقاط واعراب لگائے گئے اور ان میں رنگوں کا استعمال کیا گیا۔ سب سے پہلے ابوالاسود الدولیؒ (م ۶۹ھ) نے سرخ روشنائی سے نقاط کو ظاہر کیا۔ طویل عرصہ تک قلمی نسخوں میں یہ رنگ استعمال ہوتا رہا قلمی نسخہ جات میں مزید رنگوں کا استعمال بڑھ گیا اب جبکہ مشینی طباعت کا دور ہے موجودہ دور میں تو مصاحف کی طباعت ہی رنگین ہورہی ہے۔

3. قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا تصور

جب رنگ ماضی اور حال کے مسلمان علماء میں دلچسپی کا باعث بنے تو یہ مناسب تھا کہ رنگوں کے تصور اور اس کے مضمرات کی وضاحت کرنے کی بھی کوشش میں ان کے اقوال وبیانات سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ جو ہمیں اس رجحان کے عمل کے سیاق وسباق سمجھنے میں مدد دے۔ ابوالحسن

---

[15] Al-Andalusī, ʻAlī ibn Muḥammad Aḥmad ibn Ḥazm (d. 456 AH). *Risālat al-Alwān*. Riyadh: Maktabat al-Risālah, 1399 AH, 330.

ابن سید (م ۴۵۸ھ) نے کہا کہ رنگ اس کو کہتے ہیں جو دوسری اشیاء کے درمیان فرق کرے۔[16] جار اللہ زمخشری (م ۵۲۸ھ) رنگوں سے کتابت قرآن کے خلاف ہیں کہ اس منطق کے ساتھ ساتھ تصاویر اور دیگر رنگوں کے تنوع سے قرآن میں تجاہل اور التباس پیدا ہو سکتا ہے۔[17]

شیخ محمد طاہر ابن عاشور کا قول ہے کہ

[سر من أسرار الله تعالى، وآية من آياته الدالة على أنه خالق كل شيء، وأنه الرب وحده، المستحق أن يعبد وحده]۔[18]

"رنگ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ رازوں میں ایک راز ہے جو آیات سے دلائل واضح ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے اور بے شک وہ واحد رب ہے جو تنہا ہی عبادت کا مستحق ہے"۔

شاید وہ علماء جنہوں نے قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کو ضبط کے طور پر استعمال کیا تھا وہ ان حقائق سے بخوبی آگاہ تھے کہ وہ رنگ صرف ضبط کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہے کہیں اس سے تعلیمی ادوار میں کوئی التباس، قباحتیں پیدا نہ ہو جائیں۔ ان کے فوائد اور نقصانات کیا ہو سکتے ہیں؟ اگرچہ بعض علماء فوائد اور نقصانات کے بارے میں آگاہی دیتے بھی رہے۔

4. قرآن مجید کی اصطلاحات ضبط میں رنگوں کا استعمال

امام دانی (م ۴۴۴ھ) اپنی کتاب المقنع میں بیان کرتے ہیں کہ اگر رنگوں کو ترتیب سے جوڑا گیا ہے جس سے متن قرآن میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو تو پھر ضبط کو رنگین کر سکتے ہیں۔[19] ابو داؤد سلیمان بن نجاح (م ۴۹۶ھ) کے مطابق اصول ضبط اور اس کی کیفیت کو کسی خاص انداز سے مختصر بیان کرنا ہے[20]۔ شیخین کا ضبط میں رنگ استعمال کرنا ممنوع نہیں ہے البتہ کوئی الجھن پیدا نہ ہو جس سے متن قرآن واضح نہ ہو سکے۔ مثلاً حرکات، شد، مد جزم اور دیگر رموز واوقاف کو رنگوں سے واضح کر سکتے ہیں۔

5. اندلس اور مراکش کے علماء کا رنگین اصطلاحات ضبط کا تصور

اندلس اور مراکش کے علماء نے علم ضبط کی تصنیف و تالیف کی اور کئی برس کی محنت کے بعد ضبط کی تائید میں اندلس کی جدوجہد کبیر شامل ہے۔ ان میں امام دانی، ابو داؤد، الفاسی الشھیر بالخراز (م ۷۱۸ھ)، ابراہیم بن احمد المارغنی (م ۱۳۴۱ھ) اور دیگر کئی مجودین و ضبط کے ماہرین نے جہد مسلسل کی اور رنگوں کے ضبط میں استعمال بارے باہم تفہیم سے صلاح و مشورہ کرتے رہے۔

---

[16] Al-Dānī, Abū ʻAmr ʻUthmān ibn Saʻīd. *Al-Muḥkam fī ʻIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 426.

[17] Al-Zamakhsharī, Abū al-Qāsim Maḥmūd ibn ʻUmar (d. 538 AH). *Al-Kashshāf*. Beirut: Dār al-Iḥyā' al-Turāth al-ʻArabī, n.d., 3:473.

[18] Al-Shinqīṭī, Muḥammad Amīn ibn Muḥammad Mukhtār (d. 1393 AH). *Aḍwā' al-Bayān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmīyah, n.d., 3:276.

[19] Al-Dānī, Abū ʻAmr ʻUthmān ibn Saʻīd. *Al-Muqnʻ fī Rasm Maṣāḥif al-Amṣār*. N.p.: n.p., n.d., 132.

[20] Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn. *Ghāyat al-Nihāyah fī Ṭabaqāt al-Qurrā'*. Beirut: Maktabat Ibn Taymīyah, 1351 AH, 1:316.

6. قرآن پاک کی کتابت میں رنگوں کے استعمال ابتدائی حالات و نشوونما

قرآن حکیم کی کتابت کو رنگنے کا رجحان اور رنگین کتابت ایک طویل عرصہ سے قرآن مجید کی تاریخ سے جڑی ہوئی ہے۔ کوئی صفحہ رنگ کرتا ہے پھر آرائش وزیبائش سے حاشیہ بناتا ہے اور مختلف روغن سے کتابت کرتا ہے کبھی سونے کے پانی سے لکھائی کی تو کبھی معدنیات کے روغن کو بھی استعمال کیا جاتا رہا۔ ہمیشہ اس بات میں غور و فکر ہوتی رہی۔ قرآن کریم میں رنگوں کے استعمال میں دو اہم متوازی پہلو ہیں۔

i. **پہلا پہلو:** اس کا تعلق قرآن کے سرورق کی سجاوٹ، تزئین و آرائش کا زیور، اس میں سونے چاندی اور معدنیات کی روشنائی سے لکھنا ہے۔

ii. **دوسرا پہلو:** اس کا تعلق قرآن مجید کے متن اور ضبط میں رنگوں کے استعمال سے ہے۔[21]

خاص طور پر پہلی تین صدیوں میں قرآن مجید میں رنگوں کے نقاط اور شکل کو تازہ دم کیا گیا ہے۔ اس لیے اہل علم کے ہاں ان کی تفہیم اور فقہی غور و فکر کی ضرورت رہی۔ جدید دور میں تعلیم کے مقاصد کے لیے رنگوں کا استعمال اور فقہی رائے کی خدمت قرآن کے لیے ایک روشن خیالی کا پیش خیمہ ہے۔

مبحث چہارم: رنگوں کا استعمال اور عصری تناظر

1. قرآن مجید کی کتابت میں رنگ کے استعمال سے پیدا ہونے والے حالات

ابتدائی اور بعد کے ادوار میں قرآن کریم کے لیے سیاہ روشنائی یا روغن کا استعمال کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے دور میں کتابت قرآن میں جو رنگ استعمال ہوئے ان رنگوں میں زیادہ تر سیاہ رنگ کا استعمال ہے۔ جب نقاط کو سب سے پہلے متعارف کرایا گیا تھا تو روایات میں ابو الاسود الدؤلی (م ۶۹ھ) نقاط کے تجزیہ میں اول درجہ رکھتے ہیں۔ ان کا بھی یہی خیال تھا کہ کہیں رنگین نقاط لگانے سے قرآن حکیم کے متن میں الجھن اور ابہام پیدا نہ ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ابو الاسود تعلیم یافتہ تھے۔ انہوں نے عربوں میں سے ایک خاص کاتب کو اپنی ہدایات اور آوازوں کے ذریعے مصحف میں نقاط لگانے کی مشق کروائی۔ ابو الاسود کا نقاط لگانے کے لیے رنگ کو منتخب کرنا بنیادی کام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو رنگ منتخب کیا گیا عربوں کے الفاظ میں رنگنے کو رنگین کہا جاتا ہے لیکن اس میں غالب قیاس سرخ رنگ کا ہی ہوتا ہے جس میں ابن ابی شیبہ کی روایت بھی شامل ہے۔ انہوں نے الحسن بن ابن ابی الحسن سے روایت کی اور کہا "سرخ رنگ میں نقاط لگانے میں کوئی حرج نہیں"[22]۔

ابو عمرو دانی کا قول ہے:۔

> کہ اہل عراق بھی سرخ نقاط سے قرآن کو سمجھنے اور حروف کو ممتاز کر کے پڑھتے تھے۔ اس طرح سے مصاحف میں حروف کی پہچان ہونے لگی۔[23]

---

[21] Ibn Abī Shaybah, Abū Bakr ʻAbd Allāh ibn Muḥammad (d. 235 AH). *Muṣannaf Ibn Abī Shaybah*. Lahore: Maktabah Raḥmānīyah Urdu Bazar, 2014, 10:268–269.

[22] Al-Dānī, Abū ʻAmr ʻUthmān ibn Saʻīd. *Al-Muḥkam fī ʻIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 12.

[23] Al-Dānī, Abū ʻAmr ʻUthmān ibn Saʻīd. *Al-Muḥkam fī ʻIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 20.

شہر مدینہ کے لوگ نقاط کو سرخ رنگ کے علاوہ قدیم اور جدید رنگوں سے مزین کرنے لگے۔ اہل مدینہ میں سرخ رنگ کے علاوہ پیلے رنگ کا رواج بھی عام تھا۔ ابو عمرو دانی کہتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کے قدیم لوگوں میں نقاط کے لیے جدید رنگوں کا استعمال دیکھتا ہوں۔ ان قرآنی نقاط میں سرخ رنگ حرکات ثلاثہ، سکون، تشدید اور پیلا رنگ ہمزہ کے لیے خاص تھا۔[24]

امام قالون[25](م ۲۲۰ھ) کا قول ہے کہ اہل مدینہ میں سرخ اور پیلے نقاط لگائے جاتے تھے[26]۔ تنوین، تشدید، تخفیف، سکون اور وصل مد کے لیے سرخ رنگ اور ہمزہ کے لیے پیلا رنگ خاص تھا۔[27] ابو بکر احمد بن موسیٰ ابن مجاہد[28](م ۳۲۴ھ) اور ابو عمرو دانی کا قول ہے: ہم نے قدیم شہروں کے لوگوں سے سنا تھا کہ سبز رنگ الفات الوصل کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ سبز رنگ کا استعمال کرنا بھی کوئی غلط نہیں تھا۔[29] ت
اہم کوفہ وبصرہ کے کچھ لوگوں نے قرآن مجید کی کتابت میں سبز رنگ کا استعمال کیا اور یہ رنگ قراءات مشہورہ الصحیحہ کے لیے منتخب کیا جبکہ قراءات شاذہ(متروک) کے لیے سرخ رنگ کا انتخاب کیا۔ ایک اور رنگ جو اندلس میں استعمال کیا جاتا رہا نیلا ہے۔[30]

جہاں تک سیاہ رنگ کی بات ہے تو اس زمانے کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں صرف سیاہ رنگ کی روشنائی کے ذاتی مصاحف اور خطوط میں استعمال ہوتی تھی۔ مصاحف میں رنگوں کے استعمال میں ائمہ کرامؒ کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

i. رنگنے کا رجحان پہلی صدی ہجری کے پہلے نصف سے ہی ہو گیا اور پھر مصاحف میں نقاط اور بعد میں حروف قرآنیہ کی اشکال پر بھی ترقی ہونے لگی۔

ii. جب رنگوں سے مصاحف میں کام ہونے لگا تو علماء میں بہت سے شکوک وشبہات کا ادراک ہوا کہ نقاط سے کس طرح حروف قرآنیہ کی ادائیگی ہو سکے گی۔ الاصفہانی(م ۳۶۰ھ) کی ایک روایت میں ہے کہ رنگین نقاط کی وجہ سے حجاج خوفزدہ ہوا کہ کہیں ضبط سے قرآن کریم کا متن مشکوک نہ ہو جائے اس لیے دیگر علامات لگانے سے روک دیا گیا۔ لوگ طویل عرصے تک نقاط کی موجودگی کے سوا کتاب اللہ میں کسی قسم کی کوئی دوسری علامت نہ لگا سکے[31]۔ جیسا کہ ابو بکر ابن مجاہد نے کہا [اسرع إلى فهم القارئ، من النقط بلون واحد] [32] "قاری کو جلد قرآن کریم سمجھنے کے لیے ایک ہی رنگ کے نقاط لگا دیئے جائیں"۔

---

[24]Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Al-Muḥkam fī ‘Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 19.

[25]Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn. *Ghāyat al-Nihāyah fī Ṭabaqāt al-Qurrā’*, 1:615.

[26]Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Al-Muḥkam fī ‘Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 20.

[27] Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Kitāb al-Naqṭ fī Shakl al-Maṣāḥif wa Kayfiyat Ḍabṭihā*. N.p.: n.p., n.d., 134.

[28]Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn. *Ghāyat al-Nihāyah fī Ṭabaqāt al-Qurrā’*, 1:139.

[29]Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Al-Muḥkam fī ‘Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 23.

[30]**وهو اللون الأزرق كما ذكر الدكتور غانم القدورى محقق كتاب الجامع المتقدم، وفي مفتاح الأمان،** ص۱۴۹(اَلْأُزْرق نیلے رنگ کے جواہرات یا پتھر کو کہتے ہیں جو مصر اور موریطانیہ کے پہاڑوں سے ملتا ہے اس کو پیس کر اس کا روغن یا سیاہی بنا کر کتابت کے لیے استعمال کیا جاتا تھا)۔
Al-Qaddūrī, Ghānim (ed.). *Al-Jāmi‘ al-Mutaqaddim wa fī Miftāḥ al-Amān*. N.p.: n.p., n.d., 149.

[31]Al-Aṣbahānī, Ḥamzah (d. 360 AH). *Fī Kitāb al-Tanbīh ‘alā Ḥudūth al-Taṣḥīf*. N.p.: n.p., n.d., 27.

[32]Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Al-Muḥkam fī ‘Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 24.

iii. خلیل بن احمد الفراہیدی (م ۱۷۰ھ) کے زمانے اور ان سے پہلے بھی مصاحف میں رنگ کاری عام ہو چکی تھی۔ لہٰذا عموماً ضبط و شکل میں خلیل بن احمد الفراہیدی کا خاص حصہ ہے جو آج تک استعمال ہو رہا ہے۔ الخلیل نے رنگوں کے استعمال کو ترک کیا کیونکہ التباس پیدا ہو رہا تھا۔

iv. بہت سے علاقے صرف سرخ رنگ تک محدود تھے جبکہ عراق میں سرخ اور پیلا رنگ استعمال ہوتا تھا۔ اہل مدینہ سرخ، پیلا اور سبز رنگ استعمال کرتے تھے۔ یہی رنگ اندلس اور مراکش کے لوگوں نے بھی اپنا لیے۔

v. پہلی تین صدیوں میں علماء کے پاس رنگوں میں مطابقت کے عدم استعمال کی ایک وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس دور جدید کی تکنیک (Tools) موجود نہ تھے۔ اگر یہ تکنیک اس زمانے میں موجود ہوتی تو اس وقت بھی مصاحف آج کل کے مصاحف کے مطابق ہوتے۔ اس طرح پہلی تین صدیوں تک قرآن مجید میں متعدد رنگ استعمال نہ ہوئے۔ یہ صورتحال صدیوں تک یکساں رہی، طباعت سیاہ روشنائی سے ہی ہوتی رہی۔ جہاں تک اندلس اور مراکش کے مقامات کی بات ہے تو انہوں نے ضبط میں رنگوں کے استعمال میں توسیع کر دی تھی۔

2. قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کے استعمال کا عقیدہ

جب رنگنے کا موضوع سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ پہلے قرآن کریم سینوں میں محفوظ ہوتا تھا اس لیے اس کی کتابت کی ضرورت نہ تھی صرف صحابہ کرامؓ نے اپنے حافظہ کے لیے ذاتی طور پر کتابت کی تھی۔ پھر رنگین مصاحف کا پہلی صدی ہجری کے وسط میں آغاز ہو گیا اور صدیوں تک جاری رہا۔ بعض علماء نے قرآن کے نقاط اشکال اور پانچ آیات اور دس آیات کی نشانیوں کو کراہت کہا اور کچھ اور چند ائمہ نے رنگین مصاحف کے بارے کراہت کا اظہار کیا۔ اس کا ایک سبب یہ تھا کہ وہ کلام اللہ کے ساتھ کسی دوسری انسانی کاوش کو پسند نہ کرتے تھے۔

جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا قول:۔

[جردوا القرآن ولا تلبسوا به ما ليس]۔

"قرآن کو لے لو اور جو اس میں نہیں ہے وہ نہ لگاؤ" [33]

اور ابراہیم النخعی (ت:۹۶ھ):۔

[جردوا القرآن ولا تخلطوا به ما ليس منه]۔ [34]

"قرآن کو طلب کرو اور اس میں الجھاؤ مت پیدا کرو"۔

ابی رجاج کا قول ہے کہ:۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقاط کے بارے میں پوچھا اور انہوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اس طرح حروف قرآنیہ میں اضافہ کریں گے یا ان میں کمی کریں گے۔ [35]

[33] Al-Dānī, Abū ʻAmr ʻUthmān ibn Saʻīd. *Al-Muḥkam fī ʻIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 11.

[34] Al-Dhahabī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad (d. 748 AH). *Siyar Aʻlām al-Nubalāʼ*. N.p.: n.p., n.d., 4:606.

[35] Al-Dānī, Abū ʻAmr ʻUthmān ibn Saʻīd. *Al-Muḥkam fī ʻIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 11.

عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے کہ ان سے دس آیات کے نشانات کے بارے میں پوچھا گیا جو سرخ اور دیگر رنگ کے ساتھ نشان زد کیے گئے تھے۔ توانہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ وہ لوگ جو ان رنگوں کے ضبط میں کراہت کا اظہار کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ائمہ کے اقوال اصل میں نفرت کراہت نہیں ہے۔وہ معاشرے کو تین وجوہات پر قائم کرنا چاہتے تھے کہ۔

i. واقعات پیدا ہونگے

ii. قرآن مجید میں اور کچھ نیا شامل ہونے کا ڈر تھا

iii. متن قرآن میں اضافہ یا کمی کی تبدیلی کا خوف تھا۔

مذکورہ بالا ائمہ کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قرآن مجید کے رنگین نقاط میں کوئی غلط نہیں سمجھتے تھے البتہ درج بالا چند معاشرے میں پیدا ہونے والے اختلاف اور الجھن بارے دوررس نتائج میں ان کی ذہنی کیفیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ الحسن بن ابی الحسن نے ایک روایت میں بیان کیا ہے کہ جب ان سے قرآن کے نقاط کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب تک خود سے کسی چیز کا اضافہ نہ چاہیں۔[36]

ربیع ابن ابی عبدالرحمٰن (م ۱۳۶ھ) کے الفاظ، جب نافع ابن ابی نعیم (م ۱۶۹ھ) نے قرآن مجید میں قرآن کی شکل کے بارے میں پوچھا: (اس میں کوئی حرج نہیں ہے)، ربیع ابن ابی عبدالرحمن (م ۱۳۶ھ) سے جب نافع ابن ابی نعیم (م ۱۶۹ھ) نے حروف قرآنیہ کی اشکال بارے پوچھا تو انہوں نے کہا (**لابأس به**)[37]"اس میں کوئی حرج نہیں"۔ لیث بن سعد (م ۱۷۵ھ) کا قول ہے (**لا أرى بأساً أن ينقط المصحف بالعربية**)۔[38] "مصحف عربیہ میں نقاط لگائے جانے سے مجھے کوئی حرج نظر نہیں آتا"۔

جیسا کہ درج بالا ائمہ کے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں قرآن مجید میں رنگین نقاط سے کوئی حرج نظر نہیں آتا۔ جیسے ابی الحسن ابوبکر بن ابی شیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ (**لا بأس بنقطها بالأحمر**)[39] "مصاحف میں سرخ رنگ کے نقاط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

ابن زید القیروانی (م ۳۸۶ھ) کا قول (**وكره مالك وغيره النقط بالحمرة والصفرة**)[40]"اس نے مالک کی مذمت کرتے ہوئے نقاط کو سرخ اور پیلے رنگ میں تبدیل کر دیا"۔ (کیونکہ امام مالک مصاحف میں ہر طرح کی جدت کو کلام اللہ کے ساتھ پسند نہیں کرتے تھے)۔ ابو حامد

---

[36] Al-Dānī, Abū ʿAmr ʿUthmān ibn Saʿīd. *Al-Muḥkam fī ʿIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 12.

[37] Al-Dānī, Abū ʿAmr ʿUthmān ibn Saʿīd. *Al-Muḥkam fī ʿIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 13.

[38] Al-Dānī, Abū ʿAmr ʿUthmān ibn Saʿīd. *Kitāb al-Naqṭ fī Shakl al-Maṣāḥif wa Kayfīyat Ḍabṭihā*, 133.

[39] Al-Dānī, Abū ʿAmr ʿUthmān ibn Saʿīd. *Al-Muḥkam fī ʿIlm Naqṭ al-Maṣāḥif*, 12.

[40] Al-Qayrawānī, ʿAbd Allāh ibn ʿAbd al-Raḥmān Abū Zayd (d. 386 AH). *Al-Nawādir wa al-Ziyādāt*. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1999, 7:61.

الغزالی کا قول:(روي عن الشعبي و إبراهيم كراهية النقط بالحمرة) [41] ”شعبی اور ابراہیم سرخ نقاط سے احتراز کرتے تھے“۔

ابو حامد الغزالی (م ۵۰۵ھ) کا قول:

[يستحب تحسين كتابة القرآن وتبيينه، ولا بأس بالنقط والعلامات بالحمرة وغيرها، فإنها تزيين وتبيين وصد عن الخطأ واللحن لمن يقرأه][42]

”قرآن کی کتاب کو بہتر بنانا اور دکھانا مطلوب ہے، سرخ اور دیگر میں نشانات میں کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ وہ سجانے، اشارہ کرنے اور غلطی سے دور اور پڑھنے والوں کو مد نظر رکھتے ہیں“۔

ابو حامد الغزالی مثبت سوچ کے حامل تھے ان کے ایک قول کا مفہوم ہے کہ جب احتراز اور کراہت کے دروازے کھلیں گے تو اس سے خوف اور بڑھ جائے گا۔ قرآن مجید کی محافظت خود رب کریم نے کی ہے کہ اس میں تبدیلی کبھی نہیں آسکتی اور نشانات لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ ابو عمرو دانی کے مطابق کہ قرآن کے ضبط میں رنگوں کے استعمال کی اجازت ہے البتہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ضبط المصاحف کا کام مستند طریقہ کار کے مطابق کیا گیا ہے جس مقصد کو حاصل کرنا تھا آیا وہ مقاصد حاصل ہو رہے ہیں یا پھر اس تبدیلی سے الجھن اور التباس پیدا ہو رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمام چیزیں کراہت یا نفرت کا سبب بن جائیں۔

3. دور جدید میں پاکستان و دیگر مسلم ممالک کے مصاحف میں مختلف رنگوں کا استعمال

پاکستان میں رنگین تجویدی مصاحف کی طباعت عروج پر ہے۔ ہر ادارہ رنگین تجویدی مصاحف کو طبع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے ۔پاکستان میں تجویدی قواعد اور ترجمہ کو افہام و تفہیم کے لیے ابتداء میں کم رنگوں کا استعمال کیا گیا حافظی تجویدی مصاحف میں غنہ کے لیے صرف ایک ہی (سرخ رنگ کا) گول دائرہ یا ستارہ نما گول دائرہ لگایا جاتا رہا۔ بعد میں تجویدی حافظی مصاحف میں دو رنگوں کا استعمال ہوا۔ تجویدی قواعد میں (غنہ اور وصلاً غنہ کے لیے) بھی دو رنگ استعمال کیے گئے۔ چند پاکستانی اداروں کے مصاحف میں حروف قرآنیہ کے اوپر رنگ دار نشانات لگا کر رنگین تجویدی مصاحف میں تجوید کے قواعد کی وضاحت کی گئی ہے۔ درج ذیل جدول میں رنگین تجویدی مصاحف کے قواعد کو رنگوں اور نشانات سے بیان کیا گیا ہے۔

کمپنی کا نام	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ			
	غنہ	وصلاً غنہ	قلقلہ	وصلاً قلقلہ
قرآن ہاؤس کمپنی M-1	⦿	⦿	*	*
قدرت اللہ 160	⭘	●	✪	❁
دار القرآن N-12	⦿	⦿	*	*

[41] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad (d. 505 AH). *Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn*. N.p.: n.p., n.d., 1:276.

[42] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad. *Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn*, 1:276.

اس جدول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو طالب علم تدریسی قواعد کو جانتا ہے اس کے لیے تو آسانی ہے لیکن یہ مصاحف حافظی ١٦ سطری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ مصاحف زیادہ تر حفاظ طلباء کے پڑھنے میں مددگار ہیں۔ اب ان مصاحف کی وجہ سے استاد کو غنہ، وصلاً غنہ، قلقلہ اور وصلاً قلقلہ کے نشانات لگانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس طرح استاد اور طالب علم دونوں سہل پسند ہوگئے۔ رنگین تجویدی مصاحف سے پہلے غنہ کے بارے میں خود فکر و تدبر کی صلاحیت پیدا ہوتی تھی۔ جب تجویدی مصاحف موجود نہ تھے تو استاد بذات خود چند پاروں میں درج بالا قواعد کے نشانات پنسل سے قرآن کریم پر لگا کر دیتے تھے۔ پھر مصاحف پر قواعد کے نشانات لگانے کا کام نگران طالب علم کے سپرد کر دیا جاتا بعد ازاں جب طالب علم بذات خود ان قواعد کو سیکھ جاتا تو وہ خود نشانات لگالیتا۔

دورِ جدید کی نئی تکنیک کو اپناتے ہوئے تین، چار، پانچ، چھ، سات اور آٹھ قواعد (صفات لازمہ اور عارضہ) کے رنگوں پر مشتمل رنگین تجویدی مصاحف کی طباعت تیزی سے ترقی کرنا شروع ہوگئی ہے۔ حالانکہ بنیادی طور پر قرآن کریم کے بے شمار قواعد ہیں۔ صفات لازمہ کی بجائے صفات عارضہ مثلاً (غنہ، قلقلہ، اخفاء اور تفخیم) کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر ادارے نے اپنی مرضی سے قرآن کریم میں رنگوں کا استعمال کیا۔ جس کی وجہ سے ناظرہ خواں اور حفاظ طلباء کو مشکلات درپیش ہیں۔ وہ ان رنگین تجویدی مصاحف میں رنگوں کی پہچان صحیح طریقے سے نہیں کرپاتے اور تجوید میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ کیونکہ ہر کمپنی نے الگ رنگ سے قواعد کی پہچان کروائی ہے مثلاً غنہ کو کسی نے سرخ رنگ سے تو کسی نے گلابی رنگ سے اور کسی نے سبز رنگ سے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ طلباء نے قواعد کو سمجھا نہیں بلکہ صرف رنگوں کو یاد کرکے ادائیگی کرتے ہیں۔

اسی طرح اور بھی بہت سے رنگوں کا بیان کیا گیا ہے۔ جن میں امتیاز کرنا طالب علم کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ ذیل میں جدول کے ذریعے کمپنی کا نام اور تجویدی مصاحف میں رنگوں کا استعمال اور فرق کو بیان کیا گیا ہے۔

4. پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ

کمپنی کا نام	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ								
	اخفاء	اخفاء میم ساکن	ادغام	ادغام میم ساکن	قلب	قلقلہ	غنہ	تفخیم	مد
قدرت اللہ	گہرا سبز	ہلکا سبز	سرخ	گلابی	جامنی	زرد	نیلا		
قدرت اللہ 165	زرد					نیلا	سرخ	گہرا سبز	
ادارہ صدائے اسلام S.23	زرد					نیلا	سرخ	گہرا سبز	
حافظ کمپنی 133/A	زرد					نیلا	سرخ	گہرا سبز	
حماد کمپنی H-20	زرد					نیلا	سرخ	گہرا سبز	

کمپنی کانام	پاکستانی مصاحف میں استعمال ہونے والے رنگ								
	اخفاء	اخفاء میم ساکن	ادغام	ادغام میم ساکن	قلب	قلقلہ	غنہ	تفخیم	مد
اذان کمپنی 176/V	● زرد					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
ادارہ سادات کمپنی 1.A.R			▭ آؤٹ لائن			● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
الوہاب A-7	● زرد		● براؤن			● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
ضیاء القرآن 411-A	● زرد				● جامنی	● نیلا	● گلابی	● گہرا سبز	● سرخ
پاک کمپنی 72/AR	● جامنی					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
تاج کمپنی 876/116	● سرخ					● نیلا	● گلابی	● گہرا سبز	
النور کمپنی N-22G	● زرد					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
اوصاف کمپنی L-5	● زرد					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	
مکتبہ رحمانیہ	● زرد					● نیلا	● سرخ	● گہرا سبز	

درج بالا جدول سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چند پاکستانی اداروں کے قواعد کے رنگوں میں مماثلت پائی جاتی ہے جبکہ دیگر مصاحف میں رنگوں میں مماثلت نہیں ہے۔ مثال کے طور پر طالب علم نے حافظ کمپنی کا تجویدی مصحف پڑھا ہے تو اگر اس کو ضیاء القرآن کا مصحف دیا جائے تو وہ رنگوں کی وجہ سے تجویدی قواعد کو بیان کرنے اور پڑھنے میں دشواری کا شکار ہو گا اور اس کو دوبارہ سے دوسرے مصحف کے مطابق رنگوں کے ساتھ قواعد کو یاد کرنا پڑے گا۔ اسی طرح قدرت اللہ کمپنی نے پہلے دو رنگوں، پھر چار اور اب سات رنگوں پر مشتمل رنگین تجویدی مصحف طبع کیا ہے۔ اور ان تمام مصاحف کے تجویدی قواعد کے رنگوں میں مماثلت نہیں ہے۔ ہر مصحف میں الگ رنگ سے قواعد کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک مصحف میں غنہ کو نیلے رنگ سے ظاہر کیا ہے تو دوسرے مصحف میں غنہ کو سرخ رنگ سے ظاہر کیا ہے۔

البتہ ادارہ دارالاسلام نے جو تدریسی قواعد رنگین تجویدی مصحف میں بیان کیے وہ دیگر پاکستانی مصاحف سے کچھ مختلف ہیں اور ان کا تفصیل سے مصحف میں ہی رنگوں کے بارے میں وضاحت کر دی۔ علاوہ ازیں ہر صفحہ کے نیچے اردو اور انگریزی میں بھی نشاندہی کر کے وضاحت کی ہے۔ تاکہ طالبعلم قواعد کے رنگوں کو اگر بھول جائے تو وہاں سے فوراً دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان کا یہ طریقہ چند دنیائے اسلام کے مصاحف سے بھی مماثلت رکھتا ہے۔ انہوں نے صفحہ کا گراؤنڈ اور کتابت سیاہ روشنائی سے کی ہے البتہ قواعد کو رنگین کیا جس کی وجہ سے پڑھتے وقت ذہن پر بہت

سارے رنگوں کی الجھن سے طالبعلم بچ جاتا ہے۔ پھر بھی یہ آٹھ قواعد طالب علم کے لیے اگرچہ ابتداء میں مشکل ہونگے مگر یہ آٹھ قواعد اس مصحف کو پڑھتے ہوئے وہ یاد کر سکتا ہے۔ یہ قواعد درج ذیل جدول اور نمونہ کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔

نمونہ مصحف ادارہ دارالسلام[43]		
تفخیم	■	
وقفاً مد نہ کرنا وصلاً مد کرنا	●	
حرف پر غنہ کریں	■	
ملا کر پڑھتے وقت غنہ کریں	●	
ۃ وقفاً، ہ پڑھیں	■	
را وقفاً باریک، وصلاً پُر پڑھیں	●	
حرف پر قلقلہ کریں (جزم یا وقف کی صورت میں)	■	
را وقفاً پُر، وصلاً باریک پڑھیں۔	●	

دنیائے اسلام میں سب سے پہلے تجویدی مصاحف کی طباعت بالکل سادہ (سیاہ روشنائی کی) تھی۔ بعد ازاں کبارِ تابعین کے دور میں تجویدی مصاحف کی کتابت میں سرخ رنگ کے نقاط سے ضبط کا آغاز ہوا۔ پھر مراکش، اندلس اور مدینہ میں سرخ، سبز اور پیلے رنگ سے نقاط لگائے جانے لگے۔ مختلف رنگوں کی کتابت کبارِ تابعین کے دور سے ہی شروع ہوئی۔ قدیم دور میں روغنیات سے صفحہ کو بھی رنگین کر کے یہاں تک کہ صفحہ کی آرائش وزیبائش کرنے کے بعد کلام اللہ کو مختلف رنگوں سے بھی لکھا گیا۔ کبھی پانچ، کبھی دس اور کبھی چالیس آیات کے بعد مختلف رنگین قسم کے پھول بنا کر آیات کی تعداد کو واضح کیا گیا۔ دورِ جدید میں جب تجویدی مصاحف میں بے شمار رنگوں کا استعمال ہونے لگا تو بعض ممالک نے صرف اسماء الحسنیٰ کو سرخ رنگ سے واضح کیا جبکہ دیگر ممالک اب رنگین تصاویر کے ساتھ نہ صرف نورانی قاعدے بلکہ قرآن کریم کو بھی تصاویر کے ذریعے طبع کرنے لگے ہیں۔ اس سے پہلے صرف مختلف نشانات اور رنگوں سے قرآن حکیم کے قواعد کو ظاہر کیا جاتا رہا۔ بعض ایسے رنگین تجویدی مصاحف طبع ہو چکے ہیں جن میں بہت سے رنگوں کا استعمال ہے۔ ان رنگین تجویدی مصاحف میں اٹھائیس قواعد کو اٹھائیس رنگوں سے واضح کیا گیا ہے۔ جن سے قواعد کو یاد کرنا طالب علم کے لیے مشکل ہے۔ دیگر مسلم ممالک کے رنگین / تصویری تجویدی مصاحف کے نمونہ جات درج ذیل ہیں۔

[43] Sample Colored Tajweedi Mus'haf. *Dār al-Salām*. Lahore: Dār al-Salām, n.d.

نمونہ مصحف ترکی (استنبول)[44]

مکتبہ دبئی للتوزیع دار بیروت[45]

دارالمعارفہ دبئی للتوزیع دار بیروت[46]

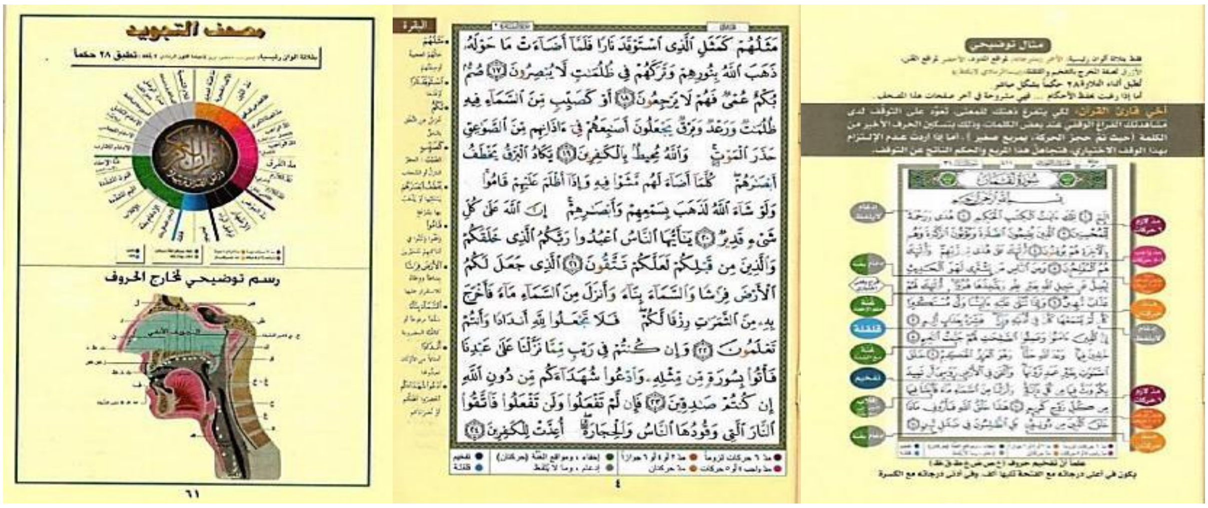

ضرورت اس امر کی ہے کہ طلباء کو قواعد سمجھائے جائیں نا کہ رنگ یاد کروائے جائیں پھر ان کے سامنے دنیا کا جو بھی رنگین مصحف رکھ دیں گے وہ رنگوں کو دیکھنے کی بجائے قواعد کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت کرسکتے ہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ جب طالبعلم کو ہم کسی دوسری کمپنی کا مصحف دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ رنگ میرے مصحف میں نہیں جس مصحف سے میں نے حفظ کیا یا ناظرہ پڑھا اس کے رنگ اور ہیں۔ اس طرح طالب علم دیگر اداروں کے مصاحف سے استفادہ حاصل نہیں کر رہے۔ دور حاضر میں یہ ایک خاص ضرورت ہے کہ تمام ادارے ایک ہی رنگ پر متفق ہو جائیں تاکہ مصاحف سے حفظ و ناظرہ کرنے والے طلباء کو جو نفسیاتی طور پر دشواری اور الجھن درپیش ہے وہ باہم متفقانہ رائے سے ختم

---

[44] Sample Turkish Mus'haf. *Istanbul Mus'haf*. Istanbul: n.p., 2008.

[45] Maktabat Dubai li al-Tawzīʻ. *Dār Beirut Mus'haf*. Beirut: Dār al-Maʻārifah Dubai li al-Tawzīʻ, 2003.

[46] Dār al-Maʻārifah Dubai li al-Tawzīʻ. *Dār Beirut Mus'haf*. Beirut: Dār al-Maʻārifah Dubai li al-Tawzīʻ, n.d.

ہو جائے۔ اصل میں تلقی و سماع جب تک نہیں ہو گی اساتذہ اور طلباء آپس میں مخارج وصفات کی بالمشافہ شفوی مشق نہیں کریں گے چاہے آپ ہزاروں رنگ استعمال کر لیں تجوید کے قواعد سیکھ نہیں سکتے۔ قرآن کریم میں یہی چار سے آٹھ قواعد ہی استعمال نہیں ہوتے بلکہ پورا قرآن قواعد سے پڑھنا ضروری ہے۔ مصاحف میں صفات لازمہ کی بجائے صفات عارضہ کو زیادہ ترجیح دی گئی جبکہ تجوید و قراءت کے لیے صفات لازمہ و مخارج کا سیکھنا بے حد ضروری ہے۔

مبحث پنجم: رنگین تجویدی مصاحف کے اثرات

1. رنگین تجویدی مصاحف کے طلباء پر مثبت اثرات

علماء وفقہاء کا قول ہے کہ قرآن مجید کی کتابت میں رنگوں کا استعمال قواعد میں رہنمائی اور جدید تکنیک میں ہونے والی یہ ایک زبردست پیش رفت ہے جو قرآن حکیم کے طریقہ تدریس کو آسان بنانے کے لیے معاون ثابت ہو رہا ہے۔ دیگر مسلم ممالک نے تجویدی مصاحف میں صرف ضبط اور اسماء الحسنی کو رنگین کیا ہے باقی تمام کتابت سیاہ روشنائی سے کی ہے کتابت میں ضبط اور رنگ کو کلام اللہ کے ساتھ مس نہ ہونے دیا۔ جبکہ پاکستان کے تجویدی مصاحف میں ضبط کے استعمال کے علاوہ حروف قرآنیہ اور متن کے کلمات کو بھی رنگین کر دیا گیا ہے۔ تاکہ طلباء کو تجویدی قواعد سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ علماء اور اساتذہ بھی ان مصاحف میں طلباء کی دلچسپی اور بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھتے ہوئے رنگین مصاحف پر متفق ہیں۔ چونکہ قراء کرام بذات خود رنگین مصحف خریدنے کے لیے کہتے ہیں لہٰذا اساتذہ کرام کے حکم اور اسی مکتب فکر کے مطابق جو کمپنی یا ادارہ استاد بتائے اسی کے مطابق مصحف خریدے جاتے ہیں۔[47]

ابتدائی کلاسز میں نورانی قاعدے کے اوپر اگرچہ تصاویر نہ بھی بنائی جائیں تو جدید دور میں کئی اقسام کے طریقہ تدریس ہمارے سامنے ہیں۔ مثلاً LED، کمپیوٹر، ملٹی میڈیا، آڈیو اور ویڈیوز کے ذریعے بچوں کو نورانی قاعدہ کی خوب مشق کروائی جاتی ہے۔ پاکستان میں بھی روضہ اطفال، اقراء سکول ومدارس میں طلباء کو LED اور ویڈیوز کے ذریعے خوب نورانی قاعدہ کی عمدہ لحن کے ساتھ قرآن کریم کی تجوید و قواعد کی خوب مشق کروائی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی ہر روز ایک صفحہ پر خالی حروف لکھے جاتے ہیں۔ طلباء کی نفسیاتی دلچسپی کے مطابق اور ان حروف سے بننے والے چرند پرند کی تصاویر میں رنگ بھرنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ تو کم سن بچہ یہ نورانی قاعدہ کھیل کھیل میں ہی اور اپنی دلچسپی کے مطابق عمدہ طریقے سے سیکھ جاتا ہے۔ اس مشق کے بعد ادارہ کا کوئی قاری / قاریہ طلباء کو مخارج اور دیگر تختیوں کی LED اور قاعدوں کے ذریعے خوب مشق میں محنت کرواتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلباء کی نفسیاتی تعلیم کے ساتھ ان کی دلچسپی کے مطابق قرآن حکیم کے قواعد تلقی و سماع کا بھی انتظام ہو جاتا ہے۔ رنگین حروف کو دیکھ کر فوراً طلباء کا قواعد کو پڑھنا، رنگین مصاحف کو پسند کرنا طلباء میں سروے کے مطابق 99 فیصد رہا۔ رنگین مصاحف سے وہ طالب علم جو مدارس کا رخ نہیں کر سکتے وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر چند قواعد تک محدود رہتے ہیں۔ رنگین مصاحف سے بزرگ، غیر تعلیم یافتہ بھی قواعد کو رنگوں سے حروف کو صحیح پڑھنے کی کوشش میں مگن ہیں۔

---

[47] Shāh, Muḥammad Aslam. *Modern Pedagogical Methods in Quranic Education*. Karachi: Dār al-Maʻārifah, 2020, 189

2. رنگین تجویدی مصاحف کا طلباء پر ضمنی اثرات

پاکستان میں مختلف اداروں نے مختلف تجویدی قواعد کو مختلف رنگوں سے طبع کر دیا جس سے مصاحف میں آسانی پیدا ہونے کی بجائے تجویدی قواعد کو سمجھنے میں ایک الجھن پیدا ہوگئی۔ طلباء مختلف اداروں کے مصاحف میں مختلف رنگوں میں امتیاز کرتے رہتے ہیں۔اور غور و فکر میں مجبور ہو جاتے ہیں کہ کس کمپنی کا مصحف ان کے یاد کردہ رنگوں کے مطابق ہو اور وہ خرید اجائے۔کیونکہ طلبہ تجوید کے قواعد سمجھنے کی بجائے رنگوں پر اکتفاء کیے بیٹھے ہیں اگر ان کو غنہ اور اخفاء کے درمیان فرق بیان کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ دونوں کو غنہ کہتے ہیں اور ادغام کے بارے میں پوچھا جائے تو ادغام مع غنہ اور ادغام بلاغنہ کو بھی ادغام ہی کہتے ہیں۔ مگر ادغام کی تعریف نہیں جانتے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ طالب علم تجوید کے قواعد کو سیکھنے کے لیے رنگوں پر ہی انحصار کیے ہوئے ہے جب کہ قواعد سیکھنا اور ان کی تعریف جاننا ہر حافظ و قاری کے لیے ضروری ہے۔ قواعد کے بغیر رنگوں سے چند قواعد صرف پڑھنے کی حد تک درست ہوسکتے ہیں مگر قواعد کی تعریف اور اس کی روح کو جاننے کے لیے تجویدی قواعد کی تفصیل سے تعلیم لینا ضروری ہے۔ جیسا کہ سروے سے معلوم ہوا کہ قراء کرام اور طالب علم سب تجویدی مصاحف کی وجہ سے سہل پسند ہوگئے ہیں البتہ پاکستان کے چند بڑے اداروں میں تجوید کی تعلیم با قاعدہ طور پر دی جاتی ہے وفاق کے امتحان کے ذریعے استاد کا اہتمام ہے۔ اگر آنے والے ادوار میں اسی طرح چند اور قواعد بڑھا کر مصاحف کی طباعت ہوتی رہی تو تجوید کا علم ختم ہو کر رہ جائے گا۔[48]

نتائج بحث

رنگین تجویدی مصاحف قرآن کریم کی تعلیم و تلاوت کو سہل بنانے کی ایک اہم کوشش ہیں۔ تاریخی طور پر، قرآن کی کتابت سے لے کر نقاط و اعراب اور رنگوں کے استعمال تک، مصاحف نے کئی مراحل طے کیے۔ جدید دور میں رنگین مصاحف تجوید کے قواعد کو واضح کرنے اور طلباء کی دلچسپی بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاہم، مختلف رنگوں کی وجہ سے بعض اوقات التباس بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ مقالہ مصاحف کی تاریخ، رنگوں کے استعمال، عقائد، اور طلباء پر اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ رنگین مصاحف سیکھنے کے عمل کو بہتر بناتے ہیں، مگر ان کے ضمنی اثرات، جیسے کہ بصری امداد پر انحصار، کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مستقبل میں معیاری رنگوں کے نظام اور تدریسی رہنمائی سے ان کی افادیت کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔

سفارشات

دورِ جدید کے تجویدی مصاحف میں رنگوں کے استعمال و اثرات پر کچھ اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

* تجویدی مصاحف میں رنگوں کے معیار اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے رنگوں کی اسکیم ایسی ہونی چاہیے جو کہ آنکھوں کو نہ چبھتی ہو اور آسانی سے پہچانی جاسکے (مثلاً ہلکے سبز، نیلے، سرخ وغیرہ)۔
* تجویدی مصاحف میں مختلف پبلشرز اپنے الگ الگ رنگوں کا نظام رکھتے ہیں۔ ان پبلشرز کو چاہیے کہ ایک معیاری کلر کوڈنگ سسٹم کے تحت تجویدی مصاحف کو تیار کریں۔
* پبلشرز کو چاہیے کہ ہر مصحف کے ابتدائی صفحات پر تمام تجویدی علامات اور ان سے وابستہ رنگوں کی تفصیلی فہرست دی جائے۔
* ڈیجیٹل مصاحف میں انٹرایکٹو کلر کوڈنگ، ایپلیکیشنز اور ڈیجیٹل فارمیٹس میں صارفین کو اپنی پسند سے رنگ منتخب کرنے کی سہولت دی جائے۔

[48]Shāh, Muḥammad Aslam. *Modern Pedagogical Methods in Quranic Education*, 189

* تجویدی مصاحف کے ساتھ تربیتی مواد، ویڈیوز، اور رہنما کتب شامل کی جائیں تاکہ اساتذہ طلباء کو بہتر طریقے سے سمجھا سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Andalusī, ‘Alī ibn Muḥammad Aḥmad ibn Ḥazm. *Risālat al-Alwān*. Riyadh: Maktabat al-Risālah, 1399 AH.
* Al-Aṣbahānī, Ḥamzah. *Fī Kitāb al-Tanbīh ‘alā Ḥudūth al-Taṣḥīf*. N.p.: n.p., n.d.
* Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Al-Muḥkam fī ‘Ilm Naqṭ al-Maṣāḥif*. N.p.: n.p., n.d.
* Al-Dānī, Abū ‘Amr ‘Uthmān ibn Sa‘īd. *Kitāb al-Naqṭ fī Shakl al-Maṣāḥif wa Kayfīyat Ḍabṭihā*. N.p.: n.p., n.d.
* Al-Dhahabī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A‘lām al-Nubalā’*. N.p.: n.p., n.d.
* Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid Muḥammad ibn Muḥammad. *Iḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn*. N.p.: n.p., n.d.
* Al-Qaddūrī, Ghānim, ed. *Al-Jāmi‘ al-Mutaqaddim wa fī Miftāḥ al-Amān*. N.p.: n.p., n.d.
* Al-Qayrawānī, ‘Abd Allāh ibn ‘Abd al-Raḥmān Abū Zayd. *Al-Nawādir wa al-Ziyādāt*. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1999.
* Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfā al-‘Ilmīyah, 1330 AH.
* Al-Shinqīṭī, Muḥammad Amīn ibn Muḥammad Mukhtār. *Aḍwā’ al-Bayān*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, n.d.
* Al-Zamakhsharī, Abū al-Qāsim Maḥmūd ibn ‘Umar. *Al-Kashshāf*. Beirut: Dār al-Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, n.d.
* Ibn Abī Shaybah, Abū Bakr ‘Abd Allāh ibn Muḥammad. *Muṣannaf Ibn Abī Shaybah*. Lahore: Maktabah Raḥmānīyah Urdu Bazar, 2014.
* Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn. *Al-Muqaddimah al-Jazarīyah*. Lahore: Qur’ānat Academy Urdu Bazar, n.d.
* Ibn al-Jazarī, Abū al-Khayr Shams al-Dīn. *Ghāyat al-Nihāyah fī Ṭabaqāt al-Qurrā’*. Beirut: Maktabat Ibn Taymīyah, 1351 AH.
* Maktabat Dubai li al-Tawzī‘. *Dār Beirut Mus’haf*. Beirut: Dār al-Ma‘ārifah Dubai li al-Tawzī‘, 2003.
* Sample Colored Tajweedi Mus’haf. *Dār al-Salām*. Lahore: Dār al-Salām, n.d.
* Sample Turkish Mus’haf. *Istanbul Mus’haf*. Istanbul: n.p., 2008.
* ‘Uthmānī, Muftī Muḥammad Taqī. *‘Ulūm al-Qur’ān*. Karachi: Maktabah Dār al-‘Ulūm, 1415 AH.